



سوال

(439) نجاست خوار مرغیاں جلالہ میں داخل ہیں یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نجاست خوار مرغیاں جلالہ میں داخل ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں کہ ”مرغیاں بھی جلالہ ہوتی ہیں یا نہیں؟“ دو باتیں نتجیح طلب ہیں۔

1- جلالہ کے کیا معنی ہیں؟

2 مرغیوں میں بھی جلالہ کے وہ معنی پائے جاتے ہیں یا نہیں؟

نتجیح نمبر اول :-

لفظ جلالہ یا توصیفہ اسم فاعل برائے مبالغہ ہے اور حرف "ة" اس میں زیادت مبالغہ کے لیے ہے جیسے "علامہ فہامتہ" یا لفظ جلالہ صیغہ نسبت ہے جیسے ہزار صراف غنام۔

اول شق پر اس کے معنی ہیں بہت بہت جلد خوار یعنی بہت بڑا نجاست خوار اور دوسری شق پر اس کے معنی ہیں جلد خواری پشہ یعنی پشہ نجاست خواری ہو اور یہ بہت صاف بات ہے کہ جس کا پشہ نجاست خواری ہوگا ضرور اس میں نجاست خواری بکثرت تمام پائی جاتی ہوگی اور جس میں نجاست خواری بکثرت تمام پائی جاتی ہوگی ضرور وہ بہت بڑا نجاست خوار ہوگا اسی طرح جو بہت بڑا نجاست خوار ہوگا ضرور اس میں نجاست خواری بکثرت تمام پائی جاتی ہوگی۔ اور جس میں نجاست خواری بکثرت تمام پائی جاتی ہوگی۔ ضرور وہ نجاست خواری پشہ ہوگا۔

اس بیان سے ظاہر ہو گیا کہ مال دونوں شقوں کا واحد ہے کہ جلالہ وہ ہے جو بہت بڑا نجاست خوار ہو اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ جلالہ ہونے کے لیے اسی قدر کہ بہت بڑا نجاست خوار ہو کافی نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے گوشت یا دودھ یا پسینے میں بھی اس نجاست کا اثر (رنگ یا بویا مزہ) ظاہر ہو جائے ورنہ جلالہ نہیں ہے۔ تعمق نظر کے بعد یہی قول صحیح معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ گوشت یا دودھ یا پسینے میں نجاست کے اثر کا ظاہر ہونا اس بات کی عین دلیل ہے کہ وہ نجاست ہنوز پورے طور سے مستحیل نہیں ہوئی ہے ورنہ اگر نجاست پورے طور سے مستحیل ہو گئی ہوتی تو اس کا اثر گوشت وغیرہ میں ظاہر نہ ہوتا اور شریعت غرامیں اس کے گوشت اور دودھ کھانے اور اس پر سواری کرنے سے



مانعت ہو جاتی کیونکہ شے کے مستحیل ہو جانے کے بعد اس کا سابق حکم حرمت باقی نہیں رہتا دیکھو گوگدہ حاجب نمکسار میں پڑ کر نمک بن جاتا ہے تو اس کا سابق حکم حرمت باقی نہیں رہتا بلکہ حلال ہو جاتا ہے اسی طرح منی لطفہ بن جاتی ہے یا لطفہ جب علقہ ہو جاتا ہے یا علقہ جب مضفہ بن جاتا ہے یا مضفہ جب عظام کی شکل میں آ جاتا ہے یا عظام کے بعد جب گوشت چڑھ کر اور جان پڑ کر آدمی بن جاتا ہے تو ہر ایک حالت لاحقہ پر حالت سابقہ کا حکم باقی نہیں رہتا۔

اسی طرح جب میلا (فصلہ) کھیتوں میں پڑ کر مٹی ہو جاتا ہے یا مٹی ہو کر بناتی شکل اختیار کرتا ہے تو اس کا سابق حکم نجاست اور حرمت باقی نہیں رہتا بلکہ پاک اور حلال ہو جاتا ہے اسی طرح آدمی کی غذا جب برا بن جاتی ہے تو اس کا سابق حکم پاکی اور حلالیت باقی نہیں رہتا بلکہ برا بن جانے کے بعد ناپاک اور حرام ہو جاتی ہے اسی طرح پاک پانی میں جب نجاست پڑ جاتی ہے جس سے اس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جاتا ہے تو ناپاک ہو جاتا ہے اور دریا یا آب کثیر کہ ان میں کس قدر نجاست پڑتی ہے لیکن چونکہ وہ نجاست مستحیل ہو جاتی ہے اس لیے دریا یا آب کثیر ناپاک نہیں ہوتے علیٰ ہذا القیاس لاکھوں کیا کروڑوں بلکہ بے حد اس کی مثالیں پیش ہو سکتی ہیں۔

الحاصل شریعت بیضانی استحلال کا وجود اور عدم دونوں طرح سے اعتبار کیا ہے کہ اگر استحلال پایا گیا تو حکم سابق جاتا رہا اور استحلال نہیں پایا گیا تو حکم سابق باقی رہا)

اس تقریر سے ثابت ہو گیا کہ جو بعض علمائے جلالہ ہونے کے لیے گوشت وغیرہ میں نجاست کا اثر ظاہر ہونا بھی شرط فرمایا ہے یہی قول صحیح اور اصول شریعت کے موافق ہے پس اس صحیح قول کے موافق ہے پس اس صحیح قول کے موافق جلالہ وہ نجاست خوار جانور ہے جس کے گوشت یا دودھ یا پسینے میں اس نجاست کا اثر رنگ یا بو یا مزہ ظاہر ہو جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ وہ نجاست ہنوز پورے طور سے مستحیل نہیں ہوئی ہے اور جو حدیث شریف میں اس کے گوشت اور دودھ کھانے اور اس پر سواری کرنے سے مانعت فرمائی گئی ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ اس کا گوشت اور دودھ اور پسینہ ہنوز بوجہ نجاست کے مستحیل نہ ہو جانے کے نجس اور ناپاک ہے پس اس کا گوشت اور دودھ کھانا درحقیقت نجاست کھانا ہے اور اس پر سواری کرنا ملینے بدن اور کپڑے کو اس کے نجس پسینے سے آلودہ کرنا ہے۔

نتیجہ نمبر دوم :-

میں اس دوسری نتیجہ کے متعلق کوئی قطعی بات اشیائاً نفیاً تحریر نہیں کر سکتا کیونکہ میں خود نہیں جانتا کہ آیا مرغیاں ایسی بھی ہوتی ہیں، جن کے گوشت یا پسینے میں بوجہ بکثرت نجاست خوار کی نجاست کا اثر رنگ یا بو یا مزہ ظاہر ہو جاتا ہے یا ایسی ہیں ہوتی ہیں؟ ہاں بطور تعلیق اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ اگر مرغیاں ایسی بھی ہوتی ہیں، جن کا ابھی مذکور ہوا ہے تو جو ایسی ہوں، ان کے جلالہ ہونے میں کوئی شک نہیں وگرنہ نہیں، کیونکہ مناط نہی حدیث شریف میں صرف جلالہ ہونے کا وصف ہے تو جس جانور میں یہ وصف پایا جائے، وہ جلالہ ہے، جس کا گوشت کھانا اور دودھ والا ہو تو اس کا دودھ پینا اور سواری کے قابل ہو تو اس پر سواری کرنا، یہ سب داخل نہیں ہے۔ اور جس جانور میں یہ وصف نہ پایا جائے، نہ وہ جلالہ ہے اور نہ اس پر احکام مذکورہ جاری ہوں گے اور جو روایت کے بزازیہ سے بحوالہ غایۃ الکلام بدین عبارت نقل کی گئی ہے :

"روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه يجس الدجاج ثلاثه ايام" [1]

"نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مرغی کو تین دن تک بند کر دیا جائے"

اگر یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے تو یہ بلاشبہ قاطع نزاع ہے، لیکن اس کا ثبوت معلوم نہیں۔ مرغیوں کے قطعاً جلالہ نہ ہونے کی یہ دلیل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی کا گوشت کھایا ہے، کافی دلیل نہیں ہے، ورنہ شتر اور گاؤ بھی قطعاً جلالہ نہ ٹھہریں گے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر اور گاؤ کا گوشت بھی کھایا کھلایا ہے۔ ہاں اگر کسی کا احتجاج کلی کا دعویٰ ہو کہ کل مرغیاں جلالہ ہوتی ہیں تو اس دعوے کے ابطال کے لیے یہ دلیل البتہ کافی ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرغی کا گوشت تناول فرمایا تھا، وہ قطعاً جلالہ نہ تھی۔

پس اس دلیل سے یہ سلب جزئی کہ بعض مرغیاں جلالہ نہیں ہیں، ثابت ہو گیا اور اس سلب جزئی کے ثبوت سے احتجاج کلی کا دعویٰ جو سلب جزئی کا نقیض ہے، باطل ہو گیا، کیونکہ احد



التقيضين کے ثبوت سے دوسرے لقيض کا ثبوت ممتنع ہوجاتا ہے، واللزم اجتماع التقيضين وهو كما ترى ليكن کسی کا دعویٰ لہجاء کلی کا نہیں۔

[1]۔ یہ روایت مرفوعاً نہیں ملی، البتہ اس سلسلے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک موقوف اثر مصنف ابن ابی شیبہ (148/5) میں مروی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الاطعمۃ، صفحہ: 670

محدث فتویٰ